

2 حقیقی شعبہ

2.1 عمومی جائزہ

گذشتہ برس حقیقی جی ڈی پی نمو میں سست روی کو بالعموم جڑواں خساروں کے انتظام کی خاطر کیے گئے اقدامات سے منسوب کیا گیا تھا۔ جس کے نتیجے میں محدود ملکی طلب اور درآمدات میں بڑی حد تک کمی کے ہمراہ، صنعتی شعبہ (بالخصوص ایشیا ساز ادارے) دباؤ میں آگئے۔ مہنگے خام مال اور پانی کی قلت نے بھی زرعی پیداوار بالخصوص اہم فصلوں کو نقصان پہنچایا۔ چونکہ صنعتی اور زرعی پیداوار اہم خدمات سے منسلک ہے،¹ اس لیے دونوں کی نمو میں کمی کی وجہ سے مالی سال 19ء کے دوران شعبہ خدمات کی نمو معتدل ہو گئی۔

مالی سال 20ء کے آغاز میں حکومت نے سال کے لیے جی ڈی پی نمو کا ہدف 4.0 فیصد رکھا۔ اس ہدف کے حصول کا دار و مدار زرعی اور صنعتی شعبے کی نمو پر ہے، جن کی کارکردگی کا ہدف بالترتیب 3.5 فیصد اور 2.3 فیصد مقرر کیا گیا ہے (جدول 2.1)۔ اس ضمن میں اگرچہ اہم خریف فصلوں کی پیداوار ہدف سے کم رہنے کی توقع ہے، تاہم گذشتہ برس اس میں کچھ بہتری آئی۔ دریں اثنا، مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں ایل ایس ایم شعبے کی کارکردگی صنعتی سرگرمیوں میں تخفیف کی عکاسی کرتی ہے۔

جدول 2.1: حقیقی شعبے کی کارکردگی اور مالی سال 20ء کا ہدف			
	م 18ء ^ب	م 19ء ^ا	م 20ء ^د
1- اجناس- پیداوار	4.4	1.1	2.9
الف- زراعت	3.9	0.8	3.5
جس میں: اہم فصلیں	3.5	-6.5	3.5
ب- صنعت	4.9	1.4	2.3
جس میں: بڑے پیمانے کی ایشیا سازی	5.1	-2.0	1.3
2- خدمات	6.2	4.7	4.8
جی ڈی پی	5.5	3.3	4.0
ن = نظر ثانی شدہ؛ ب = عبوری؛ د = ہدف			
اعداد و شمار کا ماخذ: منصوبہ بندی کمیشن			

زرعی شعبے میں گذشتہ برس کے مقابلے میں خریف کی اہم فصلوں کے اہداف حاصل نہ ہونے کا خدشہ ہے۔ اگرچہ کپاس کی پیداوار کو فصلی کیڑوں کے حملوں اور بے موسمی بارشوں سے ضرر پہنچا، تاہم گنے کے کاشت کاروں نے امسال کم رقبے پر کاشت کاری کی کیونکہ گذشتہ برس وہ اپنی سرمایہ کاری پر متوقع آمدنی حاصل کرنے سے قاصر رہے تھے۔

¹ جیسا کہ تھوک اور خردہ تجارت، ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات

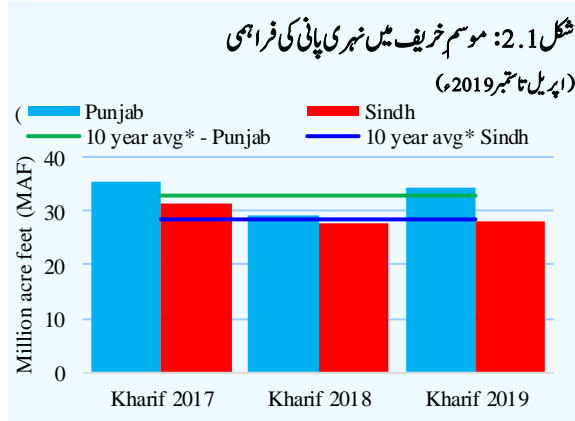
دوسری جانب چاول کی پیداوار میں حوصلہ افزا اضافہ ہوا، جس کا سبب مشرق وسطیٰ اور یورپی یونین میں بلند طلب اور بہتر عالمی قیمتیں تھی۔ تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ پانی کی دستیابی میں بہتری اور دیگر خام مال کے بلند استعمال کے باوجود فصلی یافت پست رہی، جو اس شعبے میں ساختی کوتاہیوں جیسے پرانے قسم کے بیج کا استعمال، فارم کی میکانیت کی پست سطح اور زمینی کٹاؤ وغیرہ کو ظاہر کرتا ہے۔

صنعتی شعبے میں مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں کمی و سبب البنیاد تھی، بالخصوص گاڑیوں، پیٹروولیم مصنوعات اور تعمیراتی شعبے سے منسلک فرموں نے معاشی ابتری کا خمیازہ بھگتا۔ دریں اثناء، بڑے پیمانے کے بقیہ ایشیا ساز اداروں کو مہنگے خام مال، معاشی استحکام اور محصولاتی اقدامات اور پست ملکی طلب سے جنم لینے والی برآمدی تنگی کا سامنا کرنا پڑا۔ مزید برآں، مالی سال 20ء میں ٹیکسٹائل صنعت کو کمپاس کی پیداوار میں کمی کا سامنا ہے اور اضافہ قدر کرنے والی برآمدی صنعت کی طلب پوری کرنے کی غرض سے اسے درآمدات پر انحصار کرنا پڑے گا۔ ایک مثبت پہلو یہ ہے کہ کھاد اور برقی مصنوعات کی صنعتی کارکردگی کے سبب کچھ ڈھارس بندھی، کیونکہ بالترتیب قدرتی گیس کی بہتر فراہمی اور حصول آب کے آلات کی بلند طلب کے سبب ان صنعتوں کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے۔

خدمات کے شعبے میں تھوک اور خردہ تجارت نے بظاہر سُست روی سے شروعات کی، جس کی وجہ گذشتہ برس کے مقابلے میں بڑے پیمانے کی ایشیا سازی اور درآمدات میں تنزلی، اور شعبہ جاتی قرضوں کے کم استعمال جیسے پر کسی اظہاریوں پر مبنی جائزہ ہے۔ اسی طرح کمرشل گاڑیوں اور پیٹروولیم مصنوعات کی ٹرانسپورٹ کے شعبے کو پست فروخت سے یہ عکاسی ہوتی ہے کہ ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے زمرے کی سرگرمیاں بالعموم سُست روی کا شکار رہیں۔ مالیات اور نیسے کے شعبوں میں مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں حالیہ سہ ماہی کا بلند منافع حوصلہ افزا ہے۔

2.2 زراعت

ابتدائی تخمینوں کے مطابق مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خریف کی بڑی فصلیں ملی جلی کارکردگی کی تصویر پیش کرتی ہیں۔ مجموعی طور پر چاول اور مکئی کی فصلوں کی کارکردگی موزوں رہی تھی۔ تاہم کمپاس کی فصل کا نظر ثانی شدہ تخمینہ سالانہ ہدف کے ساتھ ساتھ گذشتہ برس کی سطح سے بھی خاصا کم تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ گنے کے زیر کاشت رقبے میں 3.8 فیصد کمی کے تخمینے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی پیداوار کم رہنے کا امکان ہے۔ بحیثیت مجموعی مالی سال 20ء کے دوران زراعت کے لیے 3.5 فیصد نمو کے ہدف کی تکمیل کے حوالے سے شدید خطرات موجود ہیں۔ بالخصوص تقریباً تمام ہی بڑی فصلوں کی یافت میں بتدریج کمی واقع ہو رہی ہے۔

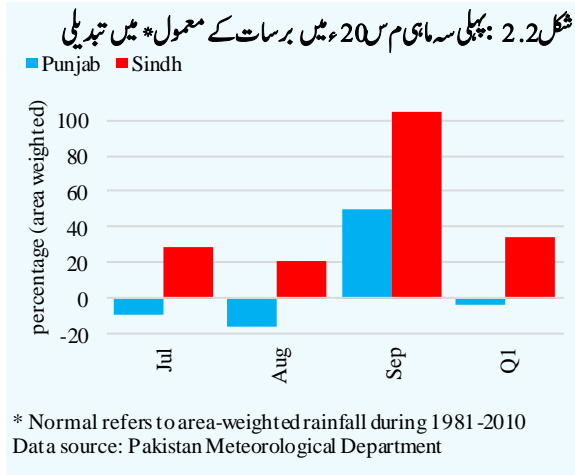


* Average of actual utilization
Data source: Indus River System Authority

خام مال خریف کے گزشتہ موسم کے مقابلے میں پنجاب میں نہری پانی کی دستیابی خاصی بہتر ہوئی (شکل 2.1)۔ سندھ میں نہری پانی کی دستیابی گزشتہ موسم جیسی بلکہ 10 سال سے صوبے کے لیے اوسط دستیابی کے مطابق رہی۔ تاہم پانی کی دستیابی صوبے میں بھرپور بارشوں کی وجہ سے بہتر ہو گئی جس سے گزشتہ برس خشک سالی جیسی صورت حال کے تدارک میں مدد ملی، لیکن پھر بھی کپاس کی فصل کے پکنے کے دوران کے اہم مراحل کے دوران آب پاشی کے لیے پانی کی

کچھ کمی کا سامنا رہا، جس نے صوبے میں کپاس کی یافت کم کرنے میں اپنا کردار ادا کیا (شکل 2.2)۔²

گزشتہ برس کے مقابلے میں 2019ء کے خریف کے موسم میں کھاد کا استعمال بلند رہا تھا۔ بالخصوص یوریا اور ڈی اے پی کا استعمال بالترتیب 4.7 اور 8.1 فیصد بڑھا جو گزشتہ موسم میں 10.7 اور 9.6 فیصد گھٹا تھا۔



* Normal refers to area-weighted rainfall during 1981-2010
Data source: Pakistan Meteorological Department

اس کے ساتھ ساتھ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران زرعی قرضے میں اضافہ ہوا اور قرضوں کی تقسیم گزشتہ برس کے مقابلے میں 24.1 فیصد بڑھ گئی (جدول 2.2)۔ کچھ کمی کے باوجود ستمبر 2019ء کے اختتام تک زرعی شعبے کو قرضوں کی فراہمی کا حکومت کا مقرر کردہ ہدف 19.5 فیصد تک حاصل ہو گیا، جو گزشتہ برس کے اسی عرصے کی 17.0 فیصد شرح سے بلند تھا۔ نان فارم شعبے کے سلسلے میں

² ماخذ: ایم این ایف ایس آر کی پریس ریلیز بتاریخ 19، دسمبر 2019ء۔

پولٹری کے کاروبار کو قرضوں کی فراہمی خام مال کی قیمتوں میں اضافے اور وزیر اعظم کے بیک یارڈ پولٹری کے حوالے سے اقدام کے ساتھ ساتھ بڑھی۔

جدول 2.2: زرعی قرضوں کی تقسیم (جولائی تا ستمبر)					
فارم شعبہ	روپے (ارب)				
	م س 20ء	م س 19ء	م س 20ء	م س 19ء	م س 18ء
الف- پیداوار	26.0	43.3	103.8	82.4	57.5
کوآپریٹ-فارم	1.1	926.9	27.0	26.7	2.6
ب- ترقیات	55.0	81.8	9.3	6.0	3.3
ٹریڈنگ	-30.0	-9.1	0.7	1.0	1.1
ج- فارم شعبے کا مجموعی (الف+ب)	27.9	45.4	113.1	88.4	60.8
غیر فارم شعبہ					
گڈ بانڈی/ڈیری	26.5	49.3	77.8	61.5	41.2
مرغ بانی	141.7	7.7	64.3	26.6	24.7
دیگر	-77.3	22.7	8.1	35.7	29.1
د- غیر فارم کا مجموعی	21.4	30.2	150.2	123.7	95.0
زراعت کا مجموعی (ج+د)	24.1	36.0	263.3	212.1	155.9

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک

فارم شعبے کے قرضے کے سلسلے میں کارپوریٹ کاشت کاروں میں قرضوں کی تقسیم لگاتار دوسرے سال بھی بلند رہی۔ اس سے قطع نظر مالیت کے اعتبار سے پیداواری مقاصد سے لیے جانے والے قرضے کا بڑا حصہ فارم شعبے کو قرضے کی تقسیم پر مشتمل ہے، اور اس کی بھرپور نمو کو جزوی طور پر بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ زرعی خام مال جیسے کھاد³، ڈیزل⁴ حصول آب کے لیے، ٹیوب ویل اور فارم مشینری، اور ٹریکٹروں کی قیمتوں میں اضافے سے کاشت کاروں کے فارم اخراجات پر اثر پڑا۔

فصلی پیداوار

کپاس

ملک میں کپاس کی پیداوار کا لگ بھگ 9.45 ملین گانٹھوں کا تخمینہ سالانہ ہدف سے خاصا کم رہ گیا (جدول 2.3)⁵ اور سندھ اور پنجاب دونوں میں پیداوار گذشتہ برس کے مقابلے میں کم رہی۔ خراب موسم نے اس فصل کی کارکردگی میں اہم کردار ادا کیا۔ فصل کی کاشت کے اہم مراحل کے دوران سخت درجہ ہائے حرارت نے، جن میں پچھلے برسوں کی نسبت ستمبر میں 2 سے 5 سیلسیئس کا اضافہ شامل ہے کپاس کو شدید دباؤ میں رکھا۔ اس کے علاوہ کپاس کی کارکردگی سفید مکھی کے وبائی حملوں اور گلابی سٹری (جس نے پھول کا وزن کم کر دیا) کے حملے سے بھی متاثر ہوئی۔

³ گذشتہ عرصے کے مقابلے میں مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران یورپا کی اوسط قیمت میں 18.0 فیصد اضافہ ہوا۔

⁴ گذشتہ برس کی بہ نسبت مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ڈیزل کی اوسط قیمت میں 16.0 فیصد اضافہ درج ہوا۔

⁵ پاکستان کی مرکزی کمیٹی برائے کپاس کے مطابق کپاس کی پیداوار کا سالانہ ہدف 12.72 ملین گانٹھیں تھا اور سالانہ منصوبہ برائے 2019-20ء کے تحت سالانہ ہدف 15.0 ملین گانٹھیں تھا۔

جدول 2.3: کپاس کی فصل کی کارکردگی						
نمو فیصد میں						
م س 20ء	م س 19ء	م س 20ء	ہدف	م س 19ء	م س 18ء	
رقبہ (ہزار ایکڑوں میں)						
-1.5	-8.0	1,860	2,145	1,888	2,053	پنجاب
37.3	-26.8	615	640	448	612	سندھ
5.9	-12.1	2,513	2,895	2,373	2,700	پاکستان
پیداوار (ہزار گٹھوں میں)						
-2.3	-15.5	6,671	7,900	6,826	8,077	پنجاب
-8.8	-22.2	2,680	4,600	2,938	3,776	سندھ
-4.2	-17.5	9,451	12,720	9,861	11,946	پاکستان
یافت (فی ہیکٹر کلوگرام میں)						
-0.8	-8.1	610	626	615	669	پنجاب
-33.5	6.3	741	1,223	1,115	1,049	سندھ
-9.5	-6.1	639		707	753	پاکستان

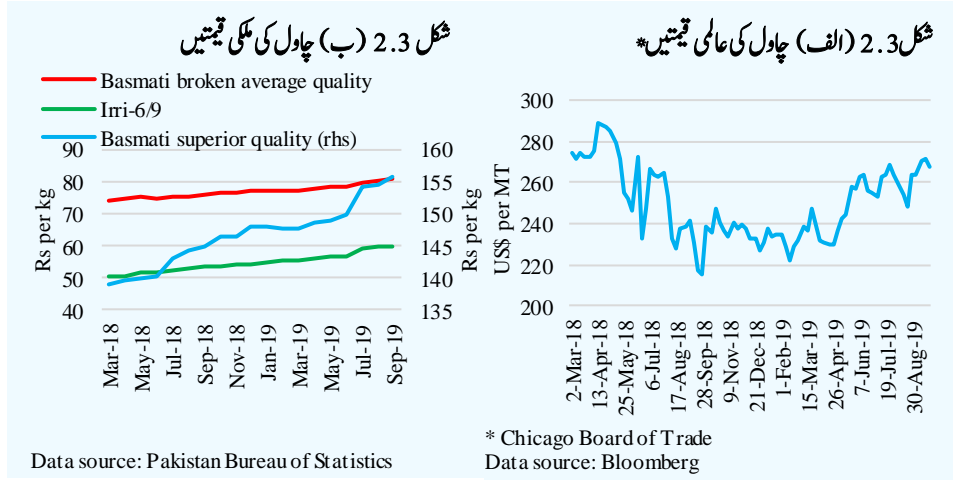
اعداد و شمار کا ماخذ: مرکزی جائزہ کمیٹی برائے فصل کپاس؛
وفاقی کمیٹی برائے امور زراعت، اور پاکستان دفتر شماریات

چاول
چاول کی پیداوار 6.9 فیصد بڑھی اور مالی سال 20ء کے دوران خریف کے موسم میں اس نے سالانہ ہدف باسانی عبور کر لیا، کیونکہ اس فصل کے لیے زیر کاشت رقبہ بڑی حد تک بڑھ گیا (جدول 2.4)۔ کسی حد تک اس اضافے کا سبب گذشتہ برس کے مقابلے میں چاول کی عالمی قیمتوں کا بڑھ جانا ہے (شکل 2.3)۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران باسحق اور دیگر اقسام کے چاول کی برآمدات کا حجم دگنا ہو گیا (برائے تفصیلات، باب 5 دیکھیے)۔

اس سے قطع نظر سندھ میں چاول کی کاشت میں اضافے کی کچھ گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ اگرچہ چاول کی فصل کے زیر کاشت رقبے میں خاصا اضافہ ہوا، تاہم اس کی پیداوار میں ہونے والا اضافہ اس اضافے کے تناسب سے قدرے پست رہا تھا۔ اس امر کو گذشتہ برس کے مقابلے میں صوبے کی یافت میں کمی سے جزوی طور پر منسوب کیا جاسکتا ہے۔

گنا
ابتدائی تخمینوں کے مطابق گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 20ء کے دوران ملک میں گنے کی پیداوار میں کمی کا امکان ہے (جدول 2.5)۔⁶ یہ پیداواری حجم زیر کاشت رقبے کے رجحان کا عکاس ہے، کیونکہ اس کی یافت مالی سال 19ء کے مقابلے میں لگ بھگ اتنی ہی رہی۔ علی الخصوص اس فصل کے زیر کاشت رقبے میں تخفیف پنجاب کی پیداوار میں، جو ملک میں گنے کی پیداوار کا سب سے بڑا

⁶ جدول 2.5 میں چند نظر ثانی شدہ اعداد و شمار سالانہ ترقیاتی منصوبے 2019-20ء اور اقتصادی سروے 2018-19ء میں شائع شدہ عبوری اعداد و شمار سے مختلف ہو سکتے ہیں۔



جدول 2.4: چاول کی فصل کی کارکردگی

موسم	م 20	م 19	م 18	م 17	م 16	م 15
پنجاب	6.6	3.4	2,029	1,869	1,904	1,841
سندھ	13.1	-16.7	780	770	690	828
پاکستان	8.1	-3.1	3,036	2,877	2,810	2,901
پیداوار (ہزار ٹن میں)						
پنجاب	7.2	2.1	4,267	4,000	3,979	3,898
سندھ	6.8	-9.8	2,746	2,710	2,571	2,851
پاکستان	6.9	-3.3	7,701	7,432	7,202	7,450
یافت (ٹی ہیکٹر کلگرام میں)						
پنجاب	0.6	-1.3	2,103	2,140	2,090	2,117
سندھ	-5.5	8.2	3,519	3,519	3,725	3,441
پاکستان	-1.0	-0.2	2,536	2,583	2,563	2,568

ع = عبوری
اعداد و شمار کا ماخذ: ایم این ایف ایس آر اور وفاقی کینٹری رازے زراعت

علاقہ ہے، مسلسل دوسرے موسم میں بھی کمی پر منتج ہو سکتی ہے۔ گزشتہ چند برسوں کے گذرے موسموں میں شوگر ملوں کے ساتھ قیمتوں کے تنازعات اور ادائیگیوں میں تاخیر کے سبب کاشت کار گنے کی بوائی کی طرف مائل نہیں، تا وقتیکہ ان مسائل کا سدباب نہ کیا جائے۔

تاہم گنے کی پیداوار میں تھوڑی سی کمی کسی بڑی تشویش کا باعث نہیں بنے گی جس کی وجہ یہ ہے کہ ملکی کھپت کے مقابلے میں گنے کی پیداوار پہلے ہی فضل ہے۔ مزید برآں، ماضی میں چینی کی برآمد غیر مسابقتی اور زر اعانت سے عاری رہی ہے۔ لہذا، گنے کے زیر کاشت رقبے میں کمی کے ذریعے اسے متوازن بنانا موافق عمل ہے۔⁷

⁷ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ صوبوں کو پہلے یہ ترغیب دلائی گئی تھی کہ وہ گنے کے زیر کاشت رقبے کو کم کرنے کے لیے اپنی حکمت عملی تشکیل دیں، کیونکہ گنے کی پیداوار کے لیے وافر مقدار میں پانی درکار ہوتا ہے اور ملک کے کچھ مخصوص حصوں میں پانی کی قلت پہلے ہی ایک مسئلہ ہے۔ تقصیلات کے لیے ایف سی اے برائے رجب موسم 2018-19ء کے گیارہویں اجلاس کی روداد ملاحظہ فرمائیے۔

جدول 2.5: گئے کی فصل کے ابتدائی تخمینے					
نمو (فیصد)					
م س 20ء	م س 19ء	م س 20ء	ہدف	م س 19ء	م س 18ء
رقبہ (ہزار ہیکٹروں میں)					
پنجاب	859	711	753	661	-17.3
سندھ	333	280	310	287	-16.1
پاکستان	1,342	1,102	1,179	1,060	-17.9
پیداوار (ہزار ٹن میں)					
پنجاب	55,068	44,906	44,906	42,218	-18.5
سندھ	20,612	16,691	18,339	16,985	-19.0
پاکستان	82,128	67,174	68,702	64,771	-18.2
پائنت (ٹی ہیکٹرو کلوگرام میں)					
پنجاب	64,107	63,194	59,636	63,846	-1.4
سندھ	61,898	59,724	59,158	59,157	-3.5
پاکستان	61,198	60,960	58,271	61,103	-0.4

ع = عبوری

اعداد و شمار کا ماخذ: ایم این ایف ایس آر اور وفاقی کمیٹی برائے زراعت، اور اسٹیٹ بینک کے تخمینے

2.3 بڑے پیمانے کی ایشیا سازی

بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی کارکردگی معاشی سست روی کے باعث مزید متاثر ہوئی۔ سال بسال بنیاد پر مالی سال 20 کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس شعبے کی کارکردگی 5.9 فیصد گھٹی، جو مالی سال 19ء کے اسی عرصے کے دوران 0.6 فیصد کم ہوئی تھی (جدول 2.6)۔ یہ تخفیف وسیع البنیاد تھی۔ تعمیرات سے منسلک صنعت، پیٹرولیم اور گاڑیوں کی صنعتوں کی کارکردگی بدستور منفی ڈگری پر گامزن رہی جبکہ کھاد اور برقی آلات کی کارکردگی مثبت رہی۔ چھوٹے یونٹس کو گیس کی رسد بحال ہونے کی وجہ سے یورپ کی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ الیکٹریک موٹروں کی بھرپور طلب کے باعث برقی آلات کے اس ذیلی شعبے میں نمو ہوئی۔

معاشی استحکام کی پالیسیوں سے اس مجموعی سست روی کی وضاحت کی جاسکتی ہے۔ سخت زری اور مالیاتی پالیسیوں اور شرح مبادلہ میں ردوبدل، جس کے نتیجے میں جون 2019ء کے دوران روپے کی قدر میں خاصی کمی ہوئی، سے مالی سال 20ء میں صنعت کی سمت وضع کرنے میں مدد ملی۔ بالعموم ان پیش رفتوں سے صنعتی شعبے کا لاگتی ڈھانچہ متاثر ہوا، اور بالخصوص ان صنعتوں پر اثر پڑا جن کا انحصار درآمدی خام مال پر ہے۔ مزید برآں، مہنگائی کی توقعات پر قابو پانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں 100 بی پی ایس کا اضافہ کر کے اسے 13.25 فیصد تک پہنچا دیا جو اکتوبر 2011ء کے بعد بلند ترین سطح ہے۔ طلبی تناظر میں، پست پیداواری نمو نامیہ اجرتوں کے نہ بڑھنے پر منتج ہو رہی ہے، جس میں گذشتہ برسوں کے مقابلے میں مہنگائی کی بلند سطح کے مطابق اضافہ نہیں ہو رہا ہے، اس کی وجہ سے صارفین کی قوت خرید متاثر ہو رہی ہے۔ پست طلب کے ساتھ ساتھ آپریشنل اور مالی لاگتوں میں اضافے نے زیر جائزہ مدت کے دوران صنعتی کارکردگی میں رکاوٹ ڈالی۔

جدول 2.6: بڑے پیمانے کی ایشیائی ممالک میں سال بھر (پہلی سہ ماہی) فیصد میں نمو، حصہ فیصدی پوائنٹس میں

سال بھر نمو	حصہ نمو میں	وزن	م 19ء	م 20ء	م 19ء	م 20ء
بڑے پیمانے کی ایشیائی ممالک						
70.3	-0.6	-5.9				
ٹیکسٹائل	20.9	-0.2	0.2	0.0	0.0	0.0
سوتلی دھاگہ	13.0	0.0	0.2	0.0	0.0	0.0
سوتلی پیڑا	7.2	0.1	0.1	0.0	0.0	0.0
پت سن کی مصنوعات	0.3	-8.1	-14.8	0.0	0.0	0.0
غذا	12.4	1.5	-8.0	0.2	-1.2	-1.2
سگریٹ	2.1	4.4	-34.5	0.1	-0.7	-0.7
نہائی گئی	1.1	2.8	1.7	0.0	0.0	0.0
خوردنی تیل	2.2	5.7	-0.8	0.2	0.0	0.0
سافٹ ڈرنکس	0.9	-6.7	-8.0	-0.3	-0.3	-0.3
پیٹرولیم مصنوعات	5.5	-5.4	-14.5	-0.4	-1.0	-1.0
فولاد	5.4	-2.9	-17.0	-0.2	-0.8	-0.8
غیر دھاتی معدنیات	5.4	0.1	-0.9	0.0	-0.1	-0.1
سینٹ	5.3	0.1	-1.5	0.0	-0.2	-0.2
گاڑیاں	4.6	-1.2	-34.1	-0.1	-2.8	-2.8
چیپس اور کاربن	2.8	4.7	-38.6	0.2	-1.7	-1.7
کھاد	4.4	-4.8	15.9	-0.3	0.9	0.9
ادویات	3.6	-4.8	-11.9	-0.4	-1.0	-1.0
کانڈ	2.3	3.9	-2.0	0.1	-0.1	-0.1
برقی مصنوعات	2.0	16.9	5.5	0.5	0.2	0.2
کیمیائی اجزاء	1.7	-6.7	-8.9	-0.2	-0.2	-0.2
کانسٹ سوڈا	0.4	17.2	-21.4	0.1	-0.1	-0.1
چمڑے کی مصنوعات	0.9	0.5	4.2	0.0	0.1	0.1

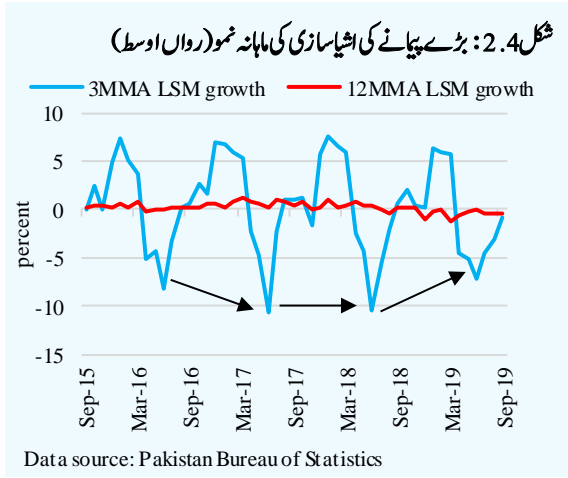
اعداد و شمار کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

بڑے پیمانے کی ایشیائی ممالک کی کارکردگی کا ماہانہ رجحان (12 ماہ کی حرکت پذیر اوسط) بھی بڑی حد تک دھیمہ رہا۔ تاہم اس حوالے سے تھوڑی بہتری سہ ماہی حرکت پذیر اوسط میں نظر آئی۔ شکل 2.4 سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ دو برسوں کے اسی عرصے کے مقابلے میں مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کارکردگی کی موسمی تخفیف کی شدت میں تھوڑی کمی آئی۔ تاہم اس حالیہ رجحان کے حوالے سے یہ کہنا بہت مشکل ہے کہ بڑے پیمانے کی ایشیائی ممالک کی پست ترین استعدادی سطح تک پہنچ چکی ہے۔

پالیسی اقدامات کے ساتھ ساتھ مخصوص ضوابطی اقدامات کے باعث بھی معیشت میں اضافی طلب کو قابو کرنے میں مدد ملی۔ اڈل، اضافی کسٹمز ڈیوٹی نے کچھ صنعتوں کی پیداواری لاگت میں اضافہ کر دیا۔ دوم، لین دین کی غرض سے خریدار کا شناختی کارڈ نمبر درج کرنے کا ضابطہ متعارف کرائے جانے سے بھی کاروباری اداروں میں اضطراب پیدا ہوا۔ معاشی سست روی کے دوران حکومت کی جانب سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ٹیکس کے دائرے میں لانے کے لیے جو اقدامات کیے گئے، ان سے بھی کاروباری احساسات پر منفی اثر پڑا۔ نیز بعض مصنوعات جیسے گاڑیوں اور سگریٹ پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی عائد ہونے سے ان صنعتوں کی پیداوار متاثر ہوئی۔

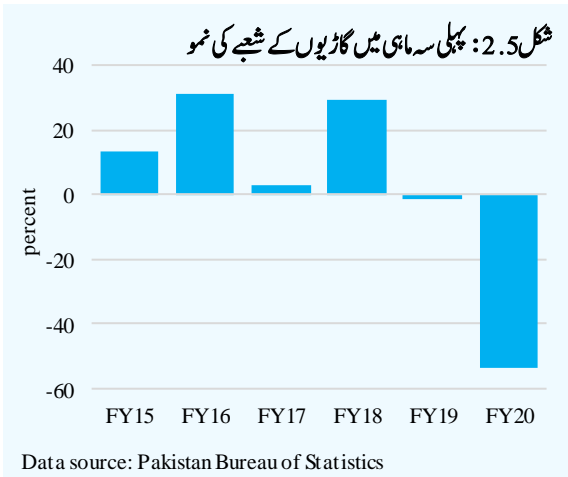
گاڑیوں کی صنعت

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گاڑیوں کے شعبے کی پیداوار میں 34.1 فیصد کی تخفیف ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران اس میں 1.2 فیصد کمی واقع ہوئی تھی (شکل 2.5)۔ پیداوار کے شعبہ وار اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کمی وسیع البنیاد تھی (جدول 2.7)۔



ملک میں گاڑیوں کی قیمتوں میں مزید اضافے سے اس تنزلی کی وضاحت ہو سکتی ہے جو ان عوامل کا نتیجہ تھی (i) جون 2019ء کے دوران روپے کی قدر میں 6.0 فیصد کمی کے اثرات کی منتقلی؛ (ii) 1000 سی سی، 1001 تا 2000 سی سی اور 2000 سی سی سے زائد کی کاروں پر بالترتیب 2.5، 5.0 اور 7.5 فیصد کی فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کا نفاذ (شکل 2.6)؛ اور (iii) گاڑیوں کے پڑزوں پر اضافی کسٹمز ڈیوٹی کی شرح میں اضافہ⁸۔ گاڑیوں کی قیمتوں میں یہ اضافہ ایک ایسے وقت ہوا جب ممکنہ صارفین کی حقیقی اجرتیں بھی کم ہو گئی تھی۔

مزید برآں، موجودہ بلند شرح سود نے صارفین کو مالکاری کی سہولتیں حاصل کرنے سے باز رکھا۔ روپے میں یہ تبدیلی مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں آٹو فنانس کے تحت 1.9 ارب روپے کی خالص واپسی سے عیاں ہے جبکہ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں 5.0 ارب روپے لیے گئے تھے۔ اس امر نے سہ ماہی کے دوران گاڑیوں کی طلب دھیمی کرنے میں بھی اپنا کردار ادا کیا۔



یہ بات قابل ذکر ہے کہ نئے اسمبلرز پہلے ہی اپنی پیداواری سرگرمیاں شروع کر چکے ہیں، بالخصوص کاروں کے زمرے میں۔ تاہم ان نووارد اور موجودہ اداروں کو ایک مشکل دور کا سامنا ہے کیونکہ معیشت پست نمو کے مرحلے سے گزر رہی ہے۔ ان نووارد اداروں کو ملکی منڈی میں شامل کرنے اور گاڑیوں کی صنعت کو معاشی دائروں اور درآمدی دباؤ کے اضافی اثرات سے بچانے کے لیے بھی بہتری کے متعدد

⁸ ایف بی آر ایس آر او (I)6702019ء بتاریخ 28 جون 2019ء۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 2.7: پہلی سہ ماہی کے دوران گاڑیوں کے شعبے کی پیداوار (نومو فیصد)				
م س 19ء	م س 20ء	م س 19ء	م س 20ء	نومو فیصد
33,122	53,258	8.0	-37.8	تمام کاریں
11,817	12,854	8.5	-8.1	800 سی سی سے کم
9,524	13,515	3.9	-29.5	800 سے 1000 سی سی کے درمیان
11,781	26,889	10.0	-56.2	1000 سی سی سے زیادہ
867	2,147	-22.5	-59.6	ایس یوویز
8,570	11,947	-6.3	-28.3	لائٹ کرسٹل گاڑیاں
799	2,049	-16.4	-61.0	ٹرک
157	281	-4.4	-44.1	بیس
9,589	13,939	-10.8	-31.2	ٹریکٹرز
370,771	456,521	-2.6	-18.8	مونو برائیکس

اعداد و شمار کا ماخذ: پاکستان آٹوموٹو مینوفیکچررز ایسوسی ایشن (پاما)

ساختی اقدامات کی ضرورت ہے۔ جن میں (i) گاڑیوں کی اسمبلنگ کے عمل کو زیادہ سے زیادہ مقامی سطح پر پورا کرنا؛ (ii)، تحفظ کی پالیسیوں کا باب بند کر کے شعبے کے تمام فریقوں کو یکساں مواقع فراہم کرنا؛ اور (iii) گاڑیوں کی مالکاری کے کاروبار میں منڈی کی رکاوٹیں دور کرنا شامل ہیں۔

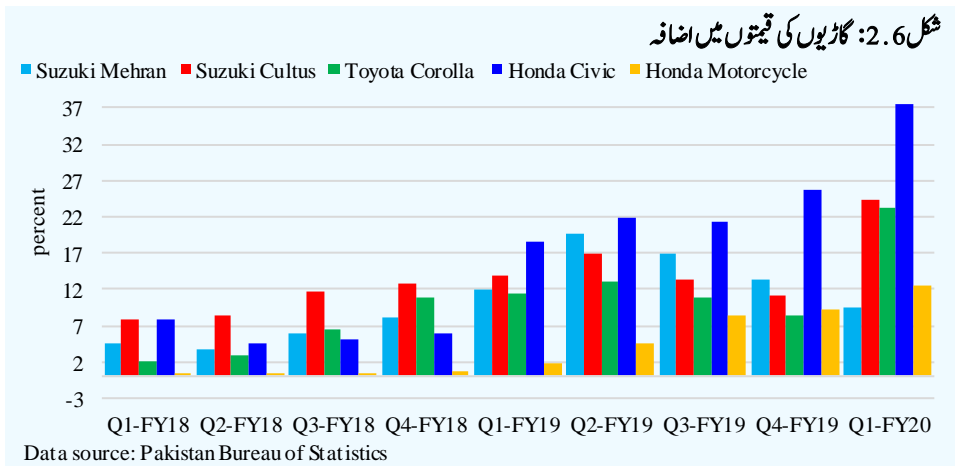
تعمیرات سے منسلکہ صنعتیں

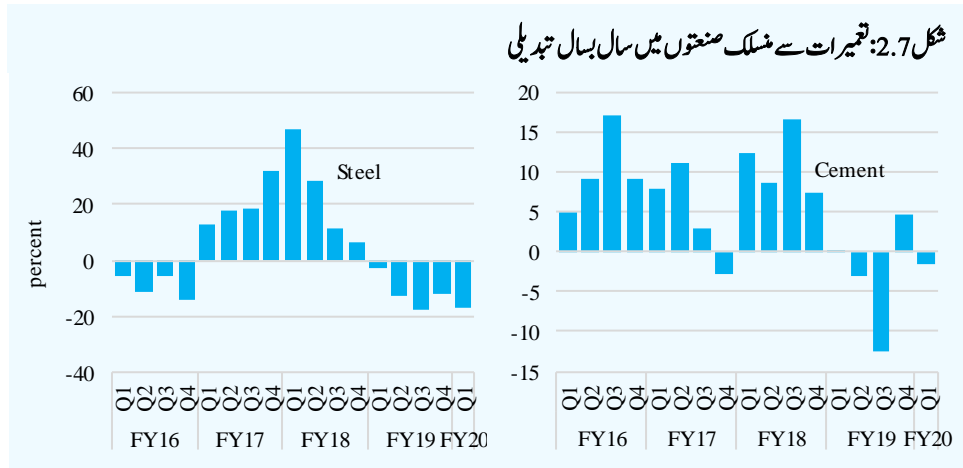
مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں تعمیرات سے منسلکہ صنعتوں کی کارکردگی میں گراؤت مزید بڑھ گئی (شکل 2.7)۔

سیمنٹ

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سیمنٹ کی صنعت کی

پیداوار میں 1.5 فیصد کمی ہوئی جبکہ بڑے پیمانے پر ایشیا سازی کے اعداد و شمار کے مطابق گذشتہ برس اس میں تھوڑا سا اضافہ ہوا تھا۔ اس کا سبب ملک میں طلب کا دھما ہونا ہے گو کہ مالی سال 20ء میں ستمبر سے بہتری کی کچھ علامات واضح ہونا شروع ہوئی ہیں۔ دوسری جانب کلنکر کی برآمدات سے بڑی حد تک نقصانات کی تلافی میں مدد ملی، البتہ سہ ماہی کے دوران یہ برآمدات مجموعی پیداواری نمو کو مثبت سمت میں لے جانے کے لیے ناکافی ثابت ہوئیں۔





آل پاکستان سیمنٹ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن (اے پی سی ایم اے) کے مطابق مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سیمنٹ کی برآمدات میں 17.6 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس اس میں 30.8 فیصد کی نمو ہوئی تھی۔⁹ بھارت کو برآمدات کم ہونے سے

افغانستان کو تیار سیمنٹ اور بیشتر افریقی ممالک کو کلنکر کی برآمدات میں اضافہ ہوا، جس سے مقامی پیداکنندگان کو فائدہ پہنچا۔ بالخصوص کلنکر کی برآمدات میں گذشتہ برس کے مقابلے میں 121.9 فیصد کا اضافہ درج ہوا، جس سے اس شعبے کو خاصی تقویت ملی کیونکہ اس نے گذشتہ چند برسوں میں بھرپور استعداد کاری کی تھی اور صرف پچھلے دو برسوں میں مجموعی استعداد 20.0 فیصد سے زیادہ بڑھائی تھی (جدول 2.8)۔

جدول 2.8: سیمنٹ کی ترسیل اور نمو

سہ ماہی	ترسیل (ملین ٹن)		نمو (فیصد)	
	مکلی	برآمدات	مکلی	برآمدات
سہ ماہی 18ء	9.0	1.3	21.6	-13.3
سہ ماہی 19ء	10.7	1.1	12.6	-15.4
سہ ماہی 20ء	11.4	1.0	17.5	11.1
سہ ماہی 1	9.9	1.3	8.8	44.4
سہ ماہی 2	9.1	1.7	1.1	30.8
سہ ماہی 3	10.6	1.7	-0.9	54.5
سہ ماہی 4	9.8	1.6	-14.0	60.0
سہ ماہی 5	10.9	1.4	10.1	7.7
سہ ماہی 6	9.1	2.0	0.0	17.6

اعداد و شمار کا ماخذ: آل پاکستان سیمنٹ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن

دریں اثناء، انفراسٹرکچر اور مکانات پر سرکاری ونجی سرمایہ کاری دھیمی ہونے کی وجہ سے ملک میں

⁹ تاہم، یہ امر یہی نہیں کہ برآمدی اعداد و شمار سے مختلف ہے، جو مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سیمنٹ کے برآمدی حجم میں 5.2 فیصد کی سال بسال کمی ظاہر کرتا ہے۔

سیمنٹ کی فروخت مدہم رہی۔ بلند تعمیراتی لاگت نے ریئل اسٹیٹ ڈویلپرز کو تعمیرات سے دور رکھا۔ اس کے ساتھ ساتھ بڑے پیمانے کے ڈویلپرز جو اپنے کاموں کے لیے بینکوں کے قرضوں پر انحصار کرتے ہیں انہوں نے ماکاری کی بلند لاگت کے سبب اپنی سرمایہ کاری روکے رکھی۔

فولاد

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں فولادی صنعت کی گراؤت بدستور جاری رہی اور پیداوار میں 17 فیصد کمی واقع ہوئی۔ فولادی بلٹس جو زیادہ تر تعمیراتی سرگرمیوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں، مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں ان کی پیداوار کم ہو گئی۔ جیسا کہ پہلے تذکرہ کیا گیا ہے، بلند تعمیراتی لاگت اس ایتر کارکردگی کی بنیادی وجہ ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ سال شروع ہونے سے قبل روپے کی قدر میں کمی، بلند ماکاری لاگت اور قرضوں کے استعمال کی پست سطح کے عوامل صنعت کے بڑے فریقوں کے لیے بلند لاگت پر منتج ہوئے، اور انہوں نے پیدا کنندگان کی قیمتوں کا تعین کرنے کی سکت کم کرنے میں بھی اپنا کردار ادا کیا۔ بلند قیمتوں کی بنا پر طلب کم ہونے کی وجہ سے صنعت کی نفع آوری بھی سکڑ کر رہ گئی۔

غذا

سگریٹ، سافٹ ڈرنکس اور خوردنی تیل کے زمروں کی کمزور کارکردگی کی بنا پر غذائی شعبے کی نمود بدستور منفی رہی۔ سگریٹ پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی اور سافٹ ڈرنکس پر اضافی ٹیکس کے نفاذ کے حوالے سے غیر یقینی صورت حال نے صنعت کو متاثر کیا۔ خوردنی تیل کی پروسیسنگ میں تخفیف ہوئی کیونکہ اس کے متبادل (گھی) کی پیداوار میں اضافہ ہو گیا تھا۔ اس کی بنیادی وجہ سویا بین تیل، جو خوردنی تیل کی تیاری کا اہم جز ہے، کی قیمتوں کے مقابلے میں پام تیل (گھی کی پیداوار کا اہم جز) کی درآمدی قیمت میں بڑی حد تک کمی آنا ہے۔

سگریٹ

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں سگریٹ کی صنعت کی پیداوار 34.5 فیصد گھٹ گئی جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں اس میں 4.4 فیصد کمی نمود ہوئی تھی۔ اس کی اہم وجہ دو سطحوں کے لیے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی شرحوں میں بڑی حد تک اضافہ اور مقامی پیدا کنندگان کے لیے تیسری سطح کا خاتمہ تھا (جدول 2.9)۔

فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں اضافے کے سگریٹ کی باضابطہ صنعت کی نمود پر منفی اثرات پڑے کیونکہ اس کی وجہ سے صارفین سستے متبادلوں کی طرف مائل ہوئے، جو ٹیکس کے دائرے سے باہر غیر قانونی مصنوعات ہیں۔ ان میں مقامی طور پر تیار ہونے والے جعلی اور بیرون ملک

جدول 2.9: سگریٹ پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں تبدیلی	
ایک ہزار سگریٹ کے نرخ	
تاریخیں	سٹخ اول (Price in Pak rupee)
جون 16ء	سٹخ اول 4000 سے زیادہ
3436	
1534	سٹخ دوم 4000 سے کم
3740	مئی 17ء سٹخ اول 4500 سے زیادہ
1670	سٹخ دوم نرخ 2925 سے زیادہ اور 4500 سے کم
800	سٹخ سوم 2925 سے کم
3964	اپریل 18ء سٹخ اول 4500 سے زیادہ
1770	سٹخ دوم نرخ 2925 سے زیادہ اور 4500 سے کم
848	سٹخ سوم 2925 سے کم
4500	ستمبر 18ء سٹخ اول 4500 سے زیادہ
1840	سٹخ دوم نرخ 2925 سے زیادہ اور 4500 سے کم
1250	سٹخ سوم 2925 سے کم
5200	جون 19ء سٹخ اول 5960 سے زیادہ
1650	سٹخ دوم 5960 سے کم

اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

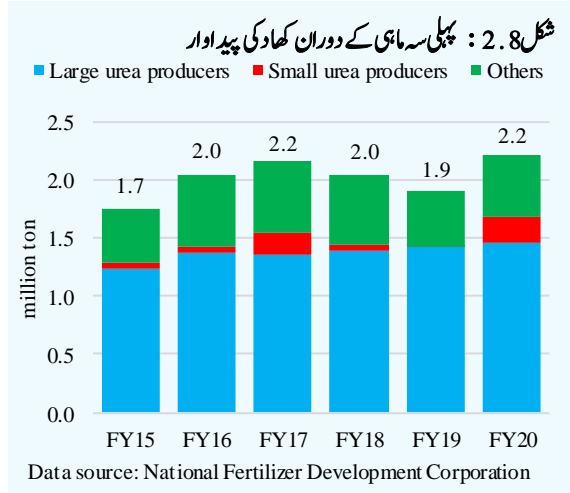
سے اسمگل ہونے والے برانڈز شامل ہیں۔ حکومت نے منڈی میں غیر قانونی مصنوعات کی موجودگی پر قابو پانے کی غرض سے ٹریک اور ٹریس پروگرام تشکیل دیا ہے، جس کی مدد سے ان مصنوعات کو تلاش اور بلیک مارکیٹ میں تمباکو کے غیر قانونی تاجروں کو سزا دی جاسکے گی۔

پیٹرو لیوم

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پیٹرو لیوم صنعت میں 14.5 فیصد کا دو ہندسی سکڑاؤ درج کیا گیا، جو گذشتہ برس درج کی جانے والی 5.4 فیصد کمی سے زیادہ ہے۔ بجلی سازی کے لیے فرانس آئل کا استعمال ترک کیے جانے سے اس کی طلب گھٹ گئی اور صنعتی پیداوار متاثر ہوئی۔ چند آئل ریفاٹریاں اب بھی ڈیزل ہائیڈرو ڈی سلفر ایزیشن یونٹس نصب کرنے کے امکانات کا جائزہ لے رہی ہیں جس سے انہیں دیگر پیٹرو لیوم مصنوعات کی پیداوار بڑھانے میں مدد ملے گی۔ تاہم فی الوقت ریفاٹریوں کو فاضل استعداد کا سامنا ہے۔

ٹیکسٹائل

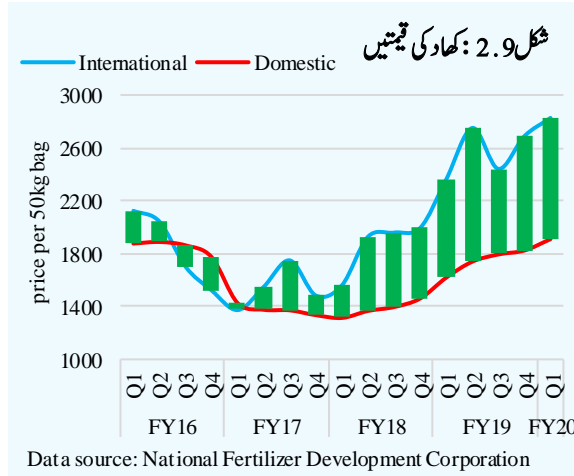
ٹیکسٹائل شعبے کی پیداوار اور برآمدی حجم کے اعداد و شمار میں عدم مطابقت مزید بڑھ گئی۔ ملکی ٹیکسٹائل کی پیداوار کے اعداد و شمار (جیسا کہ بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں بتایا گیا) سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا جھکاؤ ابتدائی مصنوعات کی جانب ہے؛ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ان فرموں نے پست کارکردگی کا مظاہرہ کیا، جس کی عکاسی گذشتہ برس کی اسی سہ ماہی کے مقابلے میں 0.2 فیصد کمی معمولی نمونے سے ہوتی ہے۔ تاہم اس مدت کے دوران مثال کے طور پر ملبوسات کے برآمدی حجم میں بھرپور اضافہ ہوا ہے، جس کی وجہ منڈی کی مبادیات کے تحت شرح مبادلہ میں ردوبدل ہے۔ جیسا کہ اسٹیٹ بینک کی گذشتہ رپورٹوں میں بھی نشانہ ہی کی گئی، اعداد و شمار کے ان دو مجموعوں کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹیکسٹائل شعبے میں پست قدر اضافی مصنوعات (دھاگہ اور کپڑا) سے بلند قدر اضافی مصنوعات (جیسے ملبوسات) کی طرف پیش رفت جیسی کچھ تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔



یہ تبدیلی صنعت کے لیے خوش آئند ہے، کیونکہ فرموں نے یورپی اور امریکی منڈیوں میں رسائی کی کوششیں بدستور جاری رکھیں۔ اگرچہ اس مثبت پیش رفت کا پیداواری (بڑے پیمانے کی ایشیائی) اعداد و شمار میں مکمل طور پر انعکاس نہیں ہوتا، تاہم یہ اس امر کا نتیجہ ہے کہ شرح مبادلہ میں کمی کے بعد صنعت میں مسابقت بحال ہو رہی ہے۔ اسے مزید تقویت دینے کے لیے صنعت کے چند بڑے فریقوں نے بھی استعداد کے استعمال کی سطح کو بڑھادیا ہے۔

کہاد

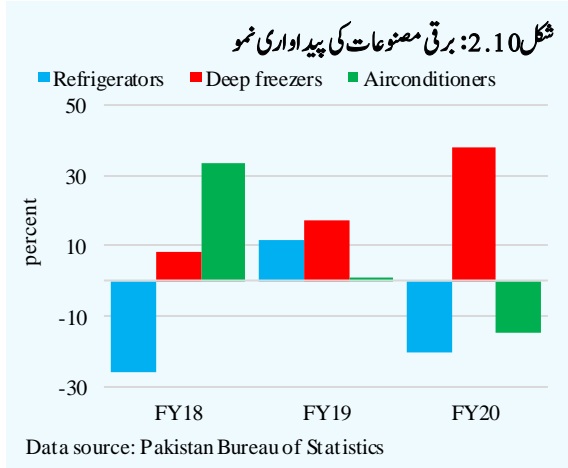
مالی سال 20 کی پہلی سہ ماہی کے دوران کھاد کے شعبے کی پیداوار میں 15.9 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس اس میں تخفیف ہوئی تھی۔ اس اضافے میں یورپ کے چھوٹے اور بڑے دونوں پیداکنندگان کا کردار ہے، جس کی بنا پر پہلی سہ ماہی میں یورپ کی پیداوار ریکارڈ بلند سطح پر رہی۔ یورپ کے چھوٹے پیداکنندگان کی پیداوار میں بھرپور اضافہ ہوا،¹⁰ جبکہ مالی سال 20 کی پہلی سہ ماہی کے دوران بڑے پیداکنندگان نے بھی اپنے آپریشنز میں 2.5 فیصد اضافہ کیا (گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 2.3 فیصد نمو کے برعکس)، جیسا کہ شکل 2.8 سے ظاہر ہے۔ اس شرح کے حساب سے مالی سال 20ء کے دوران ملک میں یورپ کی فاضل پیداوار ہوگی۔



ہے۔ اس شرح کے حساب سے مالی سال 20ء کے دوران ملک میں یورپ کی فاضل پیداوار ہوگی۔

ملک میں سال کے دوران یورپ کی استعداد کے انجذاب کا حجم تقریباً چھ ملین ٹن ہے۔ طلب کے مقابلے میں پیداوار بڑھ جانے سے فاضل رسد کو عالمی منڈی میں برآمد کیے جانے کی ضرورت ہے۔ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے بعد سے یورپ کی

¹⁰ یہ بات قابل ذکر ہے کہ گذشتہ برس یہ بونٹ گیس کی عدم دستیابی کے وقت بند رہے تھے، جو ایک ستاجز خاص ہے۔ تفصیلات کے لیے اسٹیٹ بینک کی رپورٹ بعنوان "پاکستانی معیشت کی کیفیت برائے پہلی سہ ماہی مالی سال 19ء" کا باب 2 دیکھیے۔



عالمی قیمتوں میں لگ بھگ 19.7 فیصد اضافہ ہو چکا ہے، جس سے یوریا کے پیدا کنندگان کو موزوں قیمتوں پر اسے برآمد کرنے کے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں کھاد کے 50 کلو کے تھیلے کی ملکی اوسط قیمت 1911 روپے تھی جبکہ عالمی اوسط قیمت 2821 روپے تھی۔ قیمتوں میں اس واضح فرق کا مطلب یہ ہے کہ پیدا کنندگان اپنے اضافی ذخائر پر خوب منافع کما سکتے ہیں (شکل 2.9)۔

تاہم حکومت کی طرف سے کھاد کے پلانٹس کو زر اعانت کی فراہمی کے طفیل ہی یہ برآمدی مواقع پیدا ہوئے ہیں۔ برآمدات کی اجازت دینے سے قبل جتنا ممکن ہو حکومت کو زر اعانتی لاگت کی بازیافت کرنی چاہیے۔ بصورت دیگر غیر ملکی استعمال کنندگان کے لیے کھاد کے صرف پر زر اعانت دینا معاشی فراست سے بالاتر ہوگا۔

کھاد کی دیگر اقسام (جن میں ڈی اے پی، این پی کے اور ایس ایس پی شامل ہیں) میں بھی تین برس تک کم ہونے کے بعد مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بڑی حد تک بحالی دیکھی گئی۔ بلند پیداوار نے کھادی کی درآمدی ضروریات کو گھٹا دیا؛ درحقیقت کھاد (ڈی اے پی) وہ واحد سب سے بڑا اجزاء تھا جس کی بنا پر سہ ماہی کے دوران مجموعی درآمدات میں کمی واقع ہوئی (باب 5)۔

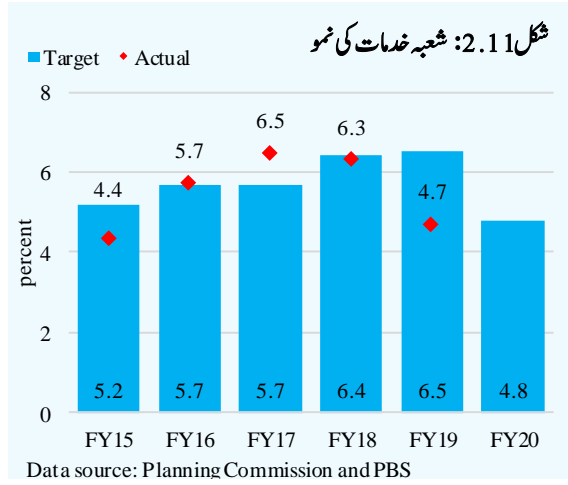
برقی مصنوعات

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران برقی مصنوعات کی صنعتی پیداوار 5.5 فیصد بڑھی جبکہ مالی سال 19ء کے اسی عرصے کے دوران اس میں 16.9 فیصد کی نمو ہوئی تھی۔ سب سے زیادہ اضافہ برقی موٹروں کے زمرے میں ہوا، جس میں 9.8 فیصد کی نمو ہوئی جبکہ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس میں 28.8 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس کی ایک ممکنہ وجہ یہ ہے کہ ملکی شرح مبادلہ میں کمی کے بعد صارفین نے درآمدی موٹروں سے پہلو تہی کرتے ہوئے قدرے سستے ملکی متبادلوں کو ترجیح دینا شروع کر دی ہے۔ بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے اعداد و شمار میں موٹر سازی کی شمولیت اس نمو کے لیے کسی حد تک مددگار ہے۔

اس دوران بجلی کی قیمتوں میں اضافے اور روپے کی قدر میں کمی کے کچھ اثرات صارفی پائیدار ایشیا جیسے ایئر کنڈیشنرز اور ریفریجریٹرز پر پڑے (شکل 2.10)۔ بجلی کے نرخوں میں اضافے کی وجہ سے آپریٹنگ لاگت میں اضافہ ہو گیا جبکہ روپے کی قدر میں کمی سے درآمدات پر مبنی ان مصنوعات کی پیداواری لاگت بڑھ گئی۔

2.4 خدمات

مالی سال 20ء کے لیے خدمات کے شعبے کی نمو کا ہدف 4.8 فیصد مقرر کیا گیا ہے، جو گزشتہ برس ہونے والی نمو سے تھوڑا سا ہی زیادہ ہے (شکل 2.11)۔ مزید برآں، گزشتہ پانچ برسوں کے سالانہ اہداف کے مقابلے میں یہ ہدف خاصا پست ہے۔



مستقبل قریب میں خدمات کے شعبے کی کارکردگی کا انحصار کسی حد تک اس کے سب سے بڑے زمرے، تھوک اور خوردہ تجارت، پر ہے، جو داخلی طور پر اجناس پیدا کرنے والے شعبوں سے منسلک ہے۔ اس تناظر میں مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بڑے پیمانے کی ایشیا سازی گھٹ گئی (جدول 2.10)۔ جب تک معاشی استحکام کی پالیسیاں برقرار رہیں گی اس وقت تک درآمدات بھی کم رہنے کی توقع ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پہلی سہ ماہی کے دوران حکومت کی جانب سے دستاویزیت کے بعض

اقدامات کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے مختلف ٹریڈ ایسوسی ایشنز نے ملک گیر ہڑتالیں کیں؛ یہ کشیدگی آخر اکتوبر 2019ء میں معاہدہ طے پانے تک جاری رہی۔ ان تمام عوامل کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے یہ امر حیران کن نہیں تھا کہ گزشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تھوک اور خوردہ تاجروں نے قرضے کا بہت کم استعمال کیوں کیا۔

ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے زمرے کے اظہاریوں کے حوالے سے کمرشل گاڑیوں کی فروخت یکدم گر گئی اور گزشتہ برس سے آدھی سے بھی کم رہ گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹرانسپورٹ کے شعبے کو پیٹرولیم مصنوعات

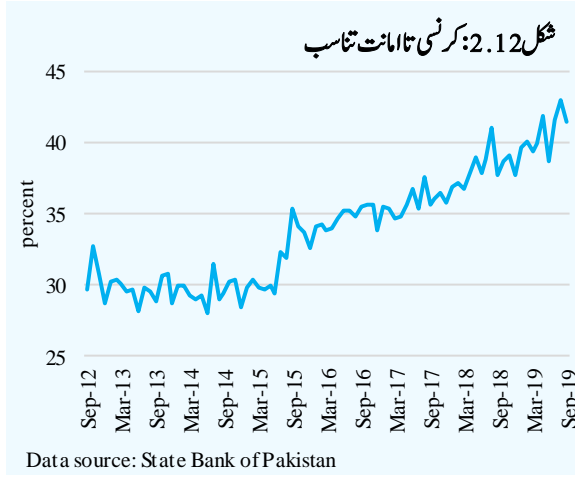
جدول 2.10: خدمات کے منتخب شعبوں کے اظہار (سہ 1)		
م 20ء	م 19ء	
تھوک اور خریدہ تجارت (18.9 فیصد)		
-43.8	-4.9	قرضے کا شعبہ جاتی استعمال* - بہاؤ (ارب روپے میں)
11.5	14.2	درآمدات (ارب روپے میں)
-5.9	-0.6	بڑے پیمانے کی اشیا سازی (سال بسال نمو)
263.3	212.1	زرعی قرضہ (تقسیم - ارب روپے میں)
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ اور مواصلات (12.9 فیصد)		
3.4	3.6	شعبہ ٹرانسپورٹ کو پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت (ملین میٹرک ٹن)
5,000	11,219	کمرشل گاڑیوں کی فروخت (یونٹ)
76.8	73.2	موبائل فون کے صارفین کی تعداد (فیصد)
74.0	61.6	براڈ بینڈ انٹرنیٹ کے صارفین (ملین)
بیہہ کاری اور مالیات (3.5 فیصد)		
21,655	18,118	اثاثے (ارب روپے میں)*
14,945	13,603	امانتیں (ارب روپے میں)*
37.3	34.8	بعد از ٹیکس نفع
8.9	8.0	متعدی تناسب
عمومی سرکاری خدمات (8.4 فیصد)		
1,009.3	932.8	عمومی سرکاری اور دفاعی اخراجات *** (ارب روپے میں)

نوٹ: بریکڈاٹ میں درج ہندسے م 19ء تک جی ڈی پی میں شعبوں کے حصے ہیں۔
 * اسٹیٹ بینک کی جانب سے آئی ایس آئی سی-4 درجہ بندی اختیار کرنے سے تھوک اور خریدہ تجارت، اور ٹرانسپورٹ، ذخیرہ اور مواصلات کے زمروں میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ چنانچہ اس صورت میں شعبہ جاتی سطح پر قرضوں کے استعمال کے فریق وار اعداد و شمار کا حصول ممکن نہیں۔
 ** حصص، آخر ستمبر 2019ء تک
 *** صرف وفاقی حکومت
 اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک، پاکستان دفتر شاریات، اوسی اے سی، پابا، پی ٹی اے اور وزارت خزانہ

کی فروخت بھی پست رہی۔ مزید برآں، ایکسل لوڈ کے مجوزہ ضابطے کے نفاذ کے خلاف کاروباری برادری اور ٹرانسپورٹروں نے بھرپور مزاحمت کی حتیٰ کہ حکومت نے اکتوبر 2019ء کے آخر میں ایکسل لوڈ کے ضابطے کا نفاذ سال بھر کے لیے مؤخر کر دیا۔

مالیات اور بیہہ کے زمرے کے حوالے سے گذشتہ برس کی اسی سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 20ء کی پبلی سہ ماہی کے دوران کمرشل بینکوں کے بعد از ٹیکس منافع میں کچھ بہتری دکھائی دی۔ کسی حد تک اسے بلند خالص سودی آمدنی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح بڑھتا ہوا انفیکشن تناسب اور غیر فعال قرضوں کا بلند حجم اضافے کے امکانات کو کسی حد تک قابو میں رکھ سکتا ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ نقدی پر بہت زیادہ انحصار قائم ہے جس کی عکاسی کرنسی تاڈ پاؤنڈ کے مسلسل بلند تناسب سے ہوتی ہے (شکل 2.12)۔ مالی سال 16ء میں بینکاری لین دین پر دو ہولڈنگ ٹیکس متعارف کرانے کا حکومتی اقدام نقد میں اس طویل مدت اضافے کی اہم وجہ ہو سکتی ہے۔ اس اقدام کے دورس اثرات کے ساتھ ساتھ ہو سکتا ہے کہ مالی سال 19ء سے اب تک بلند مہنگائی کے سبب بھی لوگوں



نے لین دین کے لیے زائد نقدی اپنے پاس رکھنے کو ترجیح دی ہو۔ اس سے قطع نظر یہ توقع ہے کہ اسٹیٹ بینک کی طرف سے نومبر 2019ء میں متعارف کرائی جانے والی نظام ادائیگی کی قومی حکمت عملی (این پی ایس ایس) کے توسط سے عوام کو نقدی پر مبنی لین دین بتدریج ڈیجیٹل ادائیگیوں پر منتقل کرنے کی ترغیب ملے گی۔¹¹ نئے فریقوں بشمول فن ٹیک اداروں کی نظام ادائیگی میں آمد سے اختراع اور مالی شمولیت کو مزید جلا ملے گی، جس سے مالیات اور نیچے کے شعبے مزید متحرک ہوں گے۔

¹¹ اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ سے این پی ایس ایس کی تفصیلات حاصل کی جاسکتی ہیں۔